اتنے میں ایک چوبدار برہنہ سر پریشان و مضطر لپکتا ہوا آیا۔
خداوند بڑا غضب ہو گیا۔ کیا۔ کیوں۔ کیا کہوں۔ کہو۔ اِن خبر ہی
لیا۔ تو سب کا رنگ فق کہ خدا ہی خیر کرے۔ نواب کا کلیجہ دہل گیا
میاں کچھ منہ سے بولو۔ سر سے کھیلو۔ آخر کیا آفت آئی۔ کچھ معلوم تو ہو
چوبدار۔ (ہاتھ جوڑ کر) جان بخشی ہو تو عرض کروں۔ حضور بٹیر سب اوڑ گئے
نواب۔ (ہاتھ ملتے ہوئے) سب!!! ارے سب اوڑ گئے۔ ہائے
میرا صف شکن جو ڈھونڈھ لائے ہزار نقد انعام لے گنوار۔ اسوقت
میں جیتے جی مر مٹا۔ اُف اُف۔ بھی ابھی سانڈنی سواروں کو
حکم دو کہ چکو سی دورہ کریں جہاں صف شکن ملے سمجھا بجھا کر
لے ہی آئیں۔

مصاحب۔ خداوند سمجھانا کیسا۔ وہ بھی کوئی آدمی ہے
کہ سمجھ جائیگا۔ حضور لاکھ پڑھے پھر جانور ہے۔

نواب۔ کوئی ہے۔

رفقا۔ حاضر پیر و مرشد۔ خداوند جی حضور۔

نواب۔ انپر جوتے پڑیں۔ لو صاحب ہم تو اسوقت گھبرائے
ہوئے ہیں یہ بات کاٹتا ہے۔ صف شکن کو تم ایسے گدھوں
سے زیادہ تمیز ہے۔

رفقا۔ حق ہے۔ ای حضور وہ تو عربی سمجھ لیتا ہے۔
دوسرے بولے۔ خداوند اُسکو قرآن کے کئی سپارے یاد ہیں۔
تیسرے نے کہا قسم ہے پنجتن پاک کی میں نے اُسکو نماز پڑھتے دیکھا ہے
چوتھے۔ ایکدن ہنس رہا تھا۔ پانچویں۔ ابھی ہنسنے ڈنڈ پیلتے دیکھا ہے
نواب صاحب کو ان کل باتوں کا یقین آگیا۔ اُس مصاحب
بیچارے کی گدی پر دو چار گدّے پڑ گئے۔
بٹیر کیا اوڑ گئے کہ نواب کے ہاتھوں کے طوطے اوڑ گئے۔ آنکھوں سے
اشک جاری ٹپ ٹپ آنسو گر رہے ہیں کلیجہ بلیوں اُچھل رہا ہے
چہرے پر ہوائیاں اوڑ رہی ہیں۔ ہائے میرا صف شکن پیارا
صف شکن۔ ہے

اگر دانستم از روز ازل داغ جدائیہا	نمی کردم بدل روشن چراغ آشنائیہا

مجھے تو اُس سے عشق ہو گیا تھا جی۔ میں تو اُسکی بانکی ادا پر جان
دیتا تھا یارو۔ وہ نکیلی چونچ۔ وہ ہتیلی سے کاکن چگتا۔ چکھی کھائی
اور ڈٹ گیا۔ سیکڑوں معرکوں میں لڑایا مگر کورا آیا۔ دو دو چونچیں
ہوئیں اور بٹیر دم دبا کر بھاگا۔ پھر سامنا ہوا اور منہ پھیر دیا۔
کس بانکپن سے جھپٹ کر لات دیتا تھا کہ پالی بھر تھرا اُٹھتی تھی
اور اُسکی بساط ہی کیا تھی منجھولا جنور۔ لیکن بلا کا کس بل تھا
اور قسم ہے صف شکن ہی کی اُسکی خوبیاں تو مجھپر آج کھلیں
یہ تو میں پہلے ہی سے جانتا تھا کہ وہ حقانی جانور ہے۔ صورت
بٹیر کی مگر سیرت فقرا کی۔ اور ایک پنڈت نے مجھسے کہا تھا کہ یہ
کیا جانے کیسی کمنڈت ہو گئی نہیں تو اسکا بڑا درجہ تھا۔ اے
سنا کہ نماز بھی پڑھتا تھا۔

مصاحب۔ حضور کو یاد ہو گا کہ رمضان شریف کے مہینے
میں اتنے دن کیوقت دانہ تک نہ چھوا حضور سمجھے تھے بوندا لگیا
مگر میں تاڑ گیا کہ پابند صوم و صلوٰۃ ہے۔

خوجی۔ جلّ جلالہ۔ جلّ جلالہ۔ کیا شان کبریائی ہے۔ خداوند
اب میں حضور سے کہتا ہوں کہ دس پانچ دفعہ میں نے افیم کی
پلادی۔ مگر واللہ باللہ ثم باللہ جو ذرا بھی نشہ ہوا ہو۔ ان
انکھڑیوں میں لال لال ڈورے تو پڑ گئے تھے۔

میر صاحب۔ پیر و مرشد یقین جانیے پچھلے پہر سے سحر کاذب
تک حق حق کی آواز کابک سے آیا کرتی تھی۔ غفور تمکو بھی یاد ہے
ہمنے کئی بار جگا کر سنایا تھا کہ صف شکن یاد خدا میں معروف ہیں
غفور۔ ہاں میاں مجھلے سے حق حق کیا کرتے تھے۔ اکثر دیکھا

کہ سجدہ کر رہے ہین -

خوجی - جل جلالہ جل جلالہ - واہ میان صف شکن علی شاہ -

نواب - بھئی ہمنے آپسے سچا ناچی نہین - ؎

افسوس کہ عمر رفت و ہشیاری نیست　　دردا کہ طبیب خستہ تن را ری نیست

اُف اُف - بھئی کوئی پنکھا جھلنا -

مصاحبین - (غل مچاکر) پنکھا لاؤ - جلدی - سامنے کھڑے ہو کر جھلنا

نواب - ؎

ہیتم جو مین جانتی کہ پیت کیے دُکھ ہوے
نگر ڈھنڈھورا پیٹتی کہ پیت کرے نا کوے

خوجی - (پینک سے چونککر) ہان ذری اونچے سرون مین -
واہ اوستاد - چھیڑے جا - اسوقت تو میان شوری کی روح پھڑک گئی ہوگی -

نواب - چپ نامعقول - کوئی ہی - انکو یہان سے ٹہلاؤ - یہ رئیسون کی صحبت کے قابل نہین - مجکو بھی کوئی گوبا سمجھ لیا ہے یہان تو جی جلتا ہی اور اندہی اندر پھک رہا ہون انکے نزدیک قوالی ہو رہی ہی کہنے لگے اونچے سرون مین - میان شوری یاد آتے ہین - تم ایسے مفت خورون کو کسی کے درد دکھ سے کیا سروکار - تمکو تو چپوتیون سے مطلب ہی اور بس - فیرنی ہو - کھیر ہے - مزعفر ہاتھہ پڑے - ٹکڑے کھائے دل بہلائے کپڑے جھٹکے گھر کو آئے -

خوجی - خداوند - غلام تو اسمہ اپنے آپے مین نہین - ہمسے صف شکن کی کابک خالی ہو اور مین اپنے ہوش و حواس سے چوکس ہون - میرا معشوق نظر سے غائب ہو تو طبیعت کیونکر حاضر ہو - حضور نے اسوقت چھیڑ چھیڑ کیا - افسوس ہا صد افسوس - اے یار صف شکن کو کہین سے تو ڈھونڈھ لاؤ کوئی تو پتا لگاؤ - پہر گدی کو خدا اسمہ -

نواب - شاباش - خوجی - شاباش - اسوقت طبیعت بہت ہی خوش ہوگئی - بیشک تم نمک حلال تمھارے باپ دادا نمک حلال - ارے بھئی سانڈنی سوار دوڑائے گئے یا نہین -

مصاحب - شجاعت علی سے کہو ابھی سانڈنی تیار ہو - اونچکو بھی چکر لگائے - جہان صف شکن ملین انکو سمجھا بجھا کر لیے ہی آئے -

شجاعت - جاتا تو ہون مگر وہ تو منطق پڑھے ہین میری کیا سنینگے کوئی مولوی بھی تو ساتھہ بھیجیے - اُنسے بحثنے گا کون - غلام تو کچہ اونٹ ہی چلانا خوب جانتا ہی - اُنسے دلیل کون کرے بھلا -

خوجی - خداوند قربان جاؤن - افیم چانڈو مدک چرس کی بحث ہو تو بندۂ درگاہ کو بھڑا دیجیے - مگر وہان تو حقانی باتین ہونگی اسمین اینجانب کو واجبی ہی واجبی دخل ہی پھر دخل معقولات دیگر آنکو ہون مفت ہین -

میان آزاد - پیر و مرشد - بانک بنوٹ لکڑی پٹے کا چرچا ہو تو بندہ بھی تلوار سونت کر عین موقع واردات پر جا ڈٹتا - اور چرکے پر چرکا نشتر پر نشتر لگاتا - مگر منطق کی بحث کچہ خالہ جی کا گھر تو ہی نہین - کسی جبادری مولانا کو بلوائیے -

مصاحبون نے ایک مولانا صاحب کو تجویز کیا - مولانا بیچارے پھٹے حالون تھے - سمجھے کہ جو ملے غنیمت ہی مگر یاران سرپل نے اُنسے کُل داستان نہین بیان کی - چوبدار مکان پر گیا اور کہا کہ نوابصاحب نے آپکو یاد کیا ہی جلیے کسی بڑے عالم سے بحث ہوگی -

مولانا - السلام علیکم - حضور نے آج یاد فرمایا ہی زہے نصیب

نواب - وعلیکم السلام - آپکو اسوجہ سے تکلیف دی کہ میرا قرۃ العین لخت جگر نور بصر ناراض ہو کر چلا گیا - مگر منطقی آدمی ہی - اسرار خدائی سے واقف - علم مناظرہ مین طاق - پابند روزہ و نماز - آپ بحث کیجیے اور معقول کر کے لے آئیے -

مولانا - انشاءاللہ والدین کا بڑا حق ہوتا ہی وہ کیونکر نہ آئینگے

آدمی ہین کہ والد سے خفا ہو گئے - مقام استعجاب ہی -

خوجی - مولانا صاحب - وہ بٹیر ہی - مگر خوش تمیز - عارف - زاہد - عفت کوش - متقی - متشرع - منطقی - فلسفی - ہیأت دان - عربی خوان -

میر صاحب - کیا صف شکن کا نام مولانا صاحب نے نہ سنا ہوگا وہ تو روم و شام تک مشہور تھے قبلہ حقیقت حال یون ہی کہ مرزا کا بٹیر صف شکن کل کابک سے اوڑ گیا - اب تجویز یہ ہوئی ہی کہ ایک سانڈنی سوار جائے اور سمجھا بجھا کر لے آئے - مگر شتربان پھر شتربان ہی - لاکھ صحبت یافتہ ہو تو کیا لہذا آپ بلائے گئے کہ سانڈنی پر سوار ہوجیے اور آنکو بلطائف الحیل بلا لائیے -

مولانا - درست - آپ سب کے سب نشے مین تو نہین ہین ہوش کی باتین کیجیے - خود مسخرے بنتے ہو یا مجھے مسخرہ بناتے ہو - بٹیر منطقی کیسا - لاحول ولا قوۃ - آپ نے مجھے بھی کوئی نقل محفل بنایا ہی اور سنیے - بٹیر اوڑ گیا اسکو سمجھا بجھا کر لاؤ - وہ بھی کوئی لونڈی ہی یا آدمی ہی - صف شکن ؟ کون لڑائی سر کی تھی - استغفر اللہ استغفر اللہ - اچھے گاودیون کا مجمع ہی - بندہ رخصت ہوتا ہی -

نواب یہ کس کوڑھ مغز کو لائے تھے - خاصہ جانگلو ہی -

آزاد - اچھا حضور بھی کیا یاد کرینگے کہ اس اتنے بڑے دربار مین ایک بھی منطقی نہ نکلا - لے اب غلام نے بیڑا اٹھا لیا کہ جاؤنگا اور لاؤنگا - ایک تو سانڈنی دیجیے باد رفتار اور دو دن کی خوراک دیجیے - اور ایک خط اپنے دستخط مبارک سے لکھ دیجیے تیسرے دن غلام مع صف شکن خان بہادر کے ڈیوڑھی پر موجود نہو تو مونچھین منڈوا ڈالیے -

نواب - اچھا آپ جائیے اور لیس ہو کر آئیے - مین یہان بندوبست کیے دیتا ہون - مگر ابھی آئیے - دیر نہونے پائے -

اتنا خیال رہے -

میان آزاد گھر گئے تو اور مصاحبون مین کھچڑی پکنے لگی - یار یہ تو بازی جیت لیگیا - پالا اسی کے ہاتھ رہا - اور جو کہین صف شکن کو لے آیا تو پھر ہم سب پر شیر ہو جائیگا - پھر آزاد ہی آزاد چوطرفہ نظر آئینگے - ہمکو آپکو کوئی نہ پوچھیگا - اسکی فکر ضرور کیجیے -

خوجی - حضور جان بخشی ہو تو کچھ عرض کرون -

نواب - کہیے نہ - یہ جان بخشی کا کون موقع ہی - کوئی عمدہ صلاح بتائیے کوئی معقول تدبیر نکالیے -

خوجی - حضور میان آزاد ابھی دو دن سے اس دربار مین آئے ہین - آنکا اعتبار کیا - خدا جانے اچکے ہین - اٹھائی گیرے ہین - چور ہین - گرہ کٹ ہین - کوئی کیا جانے - اور جو سانڈنی ہی لیکر رفوچکر ہون تو پھر کوئی کہان آنکا پتہ لگاتا پھرے - انصاف سے کہیے کا کہ ایک خانہ برباد خانہ بدوش آدمی کا ٹھکانا کیا - اور وہ کچھ بیدھا ہی کہ پھر واپس آئیگا -

مصاحب - ہان خداوند کہتے تو سچ ہین -

رفیق - پیر و مرشد - سڑی ہی تو کیا ہوا مگر کہتا پتے کی ہی -

میر صاحب - یہ خوجی صورت ہی سے ایسے معلوم ہوتے تھے مگر بات کہی ٹھکانے کی - ای ہان ایسے آزاد کا ٹھکانا کیا - سانڈنی کے کوڑے کرلے اور اپنی راہ لے -

مستیا بیگ - ہمتو حضور کو صلاح دینگے کہ میان آزاد کو سانڈنی دیجیے اور راہ خدا پر چھوڑیے جو کچھ ہو خالی نہین ۔

نواب - چلو بس بہت نہ بکو - تم خود اٹھائی گیرے مفت خورے ہو نہ - سبکو اپنا ہی ایسا سمجھتے ہو - آزاد کی جتون کہے دیتی ہی کہ وہ وزارت کے قابل ہی - تم مین سے کوئی اسکی جوتی کی بہشتا کو نہین پہونچتا - اور فرض کرو کہ سانڈنی جاتی ہی رہے تو کیا

مین بھی کوئی ٹکڑ گدا ہون کہ سانڈنی کے کھونے سے مجھے بھیک مانگنے کی نوبت آگئی - اور ہزار بات کی ایک بات تو یہ ہے کہ صف شکن پر ہے لاکھون چھمتے ہین سانڈنی کس مین ہے -

پریون کا دنگل (بمبئی کے پارسیون کا تماشا)

ہمارے سیلانی جوان - رنگیلے پہلوان - ظریفون کی جان زندہ دلون کی روح روان میان آزاد نے سانڈنی کی کاٹھی کسی - اور بھولے بھالے دیوانے متوالے نواب سے رخصت ہوئے

پیر و مرشد رخصت - خدا حافظ و ناصر ہے میان آزاد -

بسفر رفتنت مبارک باد   بسلامت روی و باز آئی

خوجی - فی امان اللہ - میان آزاد جسطرح بیڑا اوٹھا کر جاتے ہین خدا کرے اُسیطرح سرخرو آئین -

میر صاحب - ذری سانڈنی سے چوکس رہیے گا - ہان ایسا نہو کہ پھر چاٹ رہے کہ اندھیاری کا ایسا نقشہ ہو -

آزاد - خداوند - رخصت - مجرا عرض ہے - غلام کے حق مین دعاے خیر کیجیے -

نواب - خدا حافظ و ناصر ہے - اور بیرا تو رونگٹا رونگٹا دعا دے رہا ہے - لے بسم اللہ کیجیے -

میان آزاد نے پشت پھیری تھی کہ اتنے مین ہیٹ سے چھینک پڑی - ہائے ترے کی ناک کاٹون ستیے پیر ٹو کا کمبخت نے تو میان ذری جوتا بدل ڈالو اور یہ گلوری کھا لو - میان آزاد پھر سب سے رخصت ہوئے - فی امان اللہ - خدا حافظ - اللہ کو سونپا - مگر سانڈنی کی خیر نہین نظر آتی - بی سارنگ قدم لونڈی اور ماما اصیلون نے جٹ پٹ بلائین لین اور دعائین دین

الغرض میان آزاد سانڈنی پر سوار ہو کر ہوا ہوئے - یہ جا وہ جا تھوڑی ہی دیر مین نظر سے اوجھل - بانکا صندلی عمامہ سر پر اور جامہ پہلوانی در بر - شتر بے مہار زیر ران - صرصر تک و سبک عنان گھونگرو چھن چھن بولتے جاتے ہین - کاٹھی پر قرمزی زین پوش اور کانگریزی گوٹ سے اونٹنی کا جوبن دوبالا ہو گیا - چلتے چلتے ایک پھاٹک پر بڑا لمبا چوڑا اشتہار دیکھکر ٹھٹک رہے - پڑھا تو باچھین کھل گئین -

بڑے بڑے کھیل اور بڑے بڑے تماشے

آؤ کھلاڑی آؤ - پریون کے پون دیکھ جاو - بمبئی کے پارسی لکھنؤ چھتر منزل مین اندرسبھا کا وہ تماشا دکھاتے ہین کہ اہل فن کے سر تک وجد مین آتے ہین - وہ پیاری پیاری صورتین مٹی کی مورتین دکھائین کہ ناظرین دنگ ہو جائین - درجہ بندی تو ضرور ہے - پھر جیسا گوڑ ڈالوگے ویسا مزہ پاؤگے - مگر دیکھینگے سب - از برائے خدا آؤ آؤ اور ضرور آؤ - ورنہ پچھتاؤ گے -

آزاد تو سیر سپاٹے پر اُدھار کھائے ہی ہوئے تھے جھٹ سانڈنی کو لکھنؤ کے رخ سبک پویہ کیا جہان تماشا ہونے کو تھا - سانڈنی بلا کی بادرفتار آہو شکار - رعنا پسند و سربلند - گردن اٹھائے دم دبائے بلبلاتی اور شتر غمزے دکھاتی شتہ گام جانے لگی - اور دن بہے لکھنؤ کے پکے پل پر پہنچی دو گھڑی مین داخل - میان آزاد کا دماغ فلک الافلاک پر کہ میری اونٹنی کی کچھ نہ پوچھو - یہ بے پر کی پریون کو مات کرتی ہے - وہان سے ایک طرارہ بھرا تو چھتر منزل مین کھٹ سے آن موجود اہو ہو ہو - کیا مقام مینو سوادی ہے - الٰہی یہ زمین ہے یا بہشت شداد ہے - یہ رنگین دروازے ہین یا باب گلستان - یا ابواب الجنان اہاہا آج جمعرات ہے - مشتری کی کرامات ہے - روز آدینہ پر اسکو تقدم بالزمان ہے - سعد اکبر مشہور جہان ہے - لیلاے شب کاکل پریشان ہے نو عروسان چمن مست و غزلخوان - ادھر چشمہ سار کی روانی - ادھر بحر طرب کی طغیانی - تماشائی جوق جوق ٹوٹ رہے تھے -